رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶
ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ کو قادیان دارالامان سے نکلتا ہے
رجسٹرڈ ایل نمبر

فاروق

قادیان

محکمہ باڈ غلام
ریلوے اسٹیشن

ایڈیٹر میر قاسم علی احمدی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد (۱۵) | قادیان مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۳۰ء مطابق ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۴۹ھ | نمبر ۲۱

دارالامان کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق شملہ سے آمدہ اطلاع کے ذریعہ معلوم ہوا ہے۔ کہ حضور بفضلہ تعالےٰ بخیریت ہیں۔ اور تفسیر القرآن کے مہتم بالشان کام میں بے حد مصروف ہیں۔ اور عام ملاقاتیں بھی ہر روز ہوتی ہیں ؛

(۲) ڈپٹی حکومت کے وائس کونسل جو جدہ میں تعینات ہیں۔ جن کا اسم گرامی مسٹر ایم سلمون ہے۔ ۲۷ اگست کو حضرت صاحب کی ملاقات کے لئے قادیان تشریف لائے۔ مگر یہ معلوم کرکے کہ حضور شملہ تشریف لے گئے ہیں۔ اب شملہ ہی ملاقات حاصل کرنے ۲۸ اگست کو روانہ ہو گئے ؛

(۳) سلسلہ عالیہ کا انگریزی اخبار سن رائز ۲۸ اگست سے خدا کے فضل کے ماتحت ہفتہ وار شائع ہونے لگا ہے اور $\frac{30}{4}$ × ۲۰ کی تقطیع پر ۱۲ صفحہ کا بہت شاندار نکلا ہے۔ آج کل مسلمانوں کی موجودہ حالت کے لحاظ سے ایک ایسے ہفتہ وار انگریزی اخبار کی اشد ضرورت تھی۔ جو معتدل ہو۔ مگر پوری وضاحت اور معقولیت سے مسلمانوں کے خیالات اور ان کے نقطہ نگاہ کو پر زور طریق سے گورنمنٹ کے سامنے پیش کر سکے۔ پس میں دائر حضرت امام جماعت احمدیہ کی ہدایتوں کے مطابق انشاء اللہ اس غرض کو نہایت قابلیت سے پورا کر سکے گا۔ ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ اسکی اشاعت بہت زیادہ ہو۔ اسلئے انگریزی خواں طبقہ احمدیہ اور دیگر خیر خواہان اسلام کا فرض ہے۔ کہ وہ اس کی توسیع اشاعت میں بڑی سرگرمی سے کوشش کر کے خود خریدار ہوں۔ اور دوسروں کو خریدار بنائیں۔ چندہ بھی نہایت کم۔ تاکہ ہر حیثیت کے مسلمان اصحاب خرید سکیں صرف پانچ روپیہ سالانہ مقرر کیا ہے۔ نمونہ مفت طلب کریں۔ اور درخواست ہائے خریداری بنام مینجر صاحب اخبار سن رائز قادیان ارسال کریں۔ بہتر ہوگا۔ کہ بجائے وی پی طلب کرنے کے درخواست کے ساتھ پانچ روپیہ چندہ بھی بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں ؛

اسمبلی اور کونسل کے احمدی ووٹروں کیلئے ضروری اعلان

تمام احمدی ووٹرانِ اسمبلی و کونسل کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے مندرجہ ذیل اصحاب کو ان کے متعلقہ حلقوں میں ووٹ دینے کا ارشاد فرمایا ہے۔ امید ہے۔ تمام اصحاب ان کی امداد کے لئے کوشاں رہیں گے ؛

(۱) نواب مسیحر طالب مہدی خاں صاحب اسمبلی۔ راولپنڈی۔ جہلم۔ گجرات ؛

(۲) میاں محمد شاہ نواز صاحب بیرسٹر۔ اسمبلی۔ لائلپور شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ ؛

(۳) سردار حبیب اللہ خان صاحب خان بہادر پنجاب کونسل ؛

(۴) شیخ دین محمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور پنجاب کونسل۔ تصباتی حلقہ جالندھر۔ ہوشیارپور۔ گورداسپور ٹبالہ۔ فیروزپور۔ فاضلکا۔ قصور۔ گجرانوالہ۔ وزیرآباد شیخوپورہ۔ سیالکوٹ ؛

(۵) ملک دین محمد صاحب بیرسٹر شہر لاہور۔ پنجاب کونسل ؛

(۶) چوہدری فضل الٰہی صاحب ضلع گجرات پنجاب کونسل ؛ (ناظر امور خارجہ قادیان)

اطلاع

جن بقایا داران فاروق کے نام تین تین چار چار دفعہ وی پی کر کے واپس ملے ہیں ان کو پھر وی پی بھیجے گئے ہیں۔ وہ ضرور وصول کر لیں۔ مینجر فاروق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبروں کا گلدستہ

(※)

——— لاہور میں میسرز تشی کی جگہ چودھری محمد امین جنرل سیکرٹری کانگریس کمیٹی کو جنگی کونسل کا ڈکٹیٹر مقرر کیا گیا تھا۔ پولیس نے چوہدری مذکور کو گرفتار کر لیا۔ اور زیر دفعہ ۱۰۸ ضابطہ فوجداری طلب ضمانت کے لئے عدالت میں پیش کیا ❊

——— لاہور کی عدالت ضلع کا ایک کلرک خیانت مجرمانہ کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس نے ایک گواہ کو چار روپے خوراک کے دیئے۔ اور گواہ کی رسید مجسٹریٹ کی تصدیق کے بعد چار کی جگہ لکھ کر ۴۰ روپے بنائے۔ اور ستر روپے خورد برد کر لئے ❊

——— گوجرانوالہ کے جن دوکانداروں نے یہ تحریری اقرار داخل نہیں کیا۔ کہ ہڑتال کے ایام میں وہ اپنی دوکانیں بند نہیں کرینگے۔ میونسپلٹی نے ان دوکانداروں کے لائسنس منسوخ کر دیئے ❊

——— لاہور میں کپڑے کی دوکانوں پر پکٹنگ کرنیکے جرم میں اب تک ۱۳۸ اکالی گرفتار کئے جا چکے ہیں ❊

——— پنجاب وار کونسل کی آٹھویں ڈکٹیٹر میسرز تشی صاحبہ کو گرفتار کر کے موٹر کار میں بٹھا کر بورسٹل جیل میں پہنچایا گیا۔ سٹرڈرنی مجسٹریٹ نے جیل میں جا کر ان کے مقدمہ کی سماعت کی۔ اور تا اختتام مقدمہ چھ ہزار روپے کی ضمانت طلب کی۔ لیکن ضمانت دینے سے انکار پر ان کو پھر جیل میں رکھا گیا۔ یہ گرفتاری ایک مغویانہ تقریب کے سلسلہ میں ہے ❊

——— کانگریسیوں نے امرتسر میں تین تین ججوں کی دو عدالتیں قائم کر دی ہیں۔ اور کانگریس ٹریبونل ان کا نام رکھا گیا ہے۔ یہ عدالتیں دن بھر جلیانوالہ باغ میں اپنا اجلاس کرتی ہیں۔ پکٹنگ کے سلسلہ میں تمام تنازعات ان عدالتوں کے سامنے پیش ہوتے ہیں۔ فوری سماعت کے بعد مقدمات کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔ مجرم ٹریبونل کے سامنے عائد کردہ جرم کی رقم فوراً ادا کر دیتے ہیں۔ گاؤں والوں کے بہت سے جھگڑوں کا فیصلہ کر چکی ہے۔ اگر ایک فریق اس کا فیصلہ نہیں مانتی ہے۔ تو اس کو شرم دلائی جاتی ہے۔ اور پکٹنگ کی دھمکی دی جاتی ہے ❊

——— گورنر پنجاب نے انسداد تخفیف مجرمانہ کے آرڈی ننس کا وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ کے میونسپل رقبہ میں نافذ کر دیا ہے ❊

——— امرتسر کی کانگریس کمیٹی نے کپڑے کے تھوک فروش تاجروں کی دو کانوں پر پھر پکٹنگ شروع کر دیا۔ اس دفعہ پکٹنگ بہت سخت ہے۔ اور ان دکانداروں کو جنہوں نے کانگریس کے عہد نامے پر دستخط نہیں کئے یا اپنے مال پر مہر نہیں لگوائی۔ سودیشی مال فروخت کرنے کی بھی اجازت نہیں دی جاتی ❊

——— حکومت پنجاب نے سخت احکام جاری کر دیئے ہیں۔ جو شخص (قیدی) اب بھوک ہڑتال کرے۔ اس کو اس کے رشتہ داروں سے ملاقات کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔ اور اس کی خط و کتابت بھی بند کر دی جائے ❊

——— لاہور میں ایک گیارہ سالہ لڑکا اس الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔ کہ وہ لوگوں کو غیر ملکی سگرٹ پینے کی تلقین کر رہا تھا۔ اس کے خلاف مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ مجسٹریٹ نے اس کو تین ماہ قید بامشقت کی سزا دی ❊

——— مجسٹریٹ درجہ اوّل لاہور مسٹر ہری دانش لال کی عدالت میں مسمات خورشید اور مسمی فقیرا کا چالان اس الزام میں پیش ہوا۔ کہ انہوں نے ایک لڑکی مسمات زہرہ کو جو اپنے والدین کے فوت ہو جانے سے کابل سے لاہور آ گئی تھی برقعہ اوڑھے بھاٹی دروازہ کے باہر سینما کے سامنے کھڑا دیکھا۔ خورشید نے اس سے کہا کہ کیا تم نوکری کرنا چاہتی ہو۔ اس نے کہا ہاں۔ ملزمہ اس کو اپنے ہمراہ لے گئی۔ اور رات کو ملزم فقیرا کو بلا کر اس کے ساتھ زنا بالجبر کرایا گیا۔ دوسرے دن زہرہ بھاگ گئی۔ ملزمہ نے ٹانگہ میں سوار ہو کر اس کو ریلوے سٹیشن کے پاس پکڑ لیا۔ اور زدوکوب کرتی ہوئی گھر لائی ایک سپاہی نے زہرہ کو وہاں سے چھڑایا۔ اور تھانہ لے مقدمہ کی سماعت ہو رہی ہے ❊

——— حکومت افغانیہ کے مشہور و معروف وزیر خزانہ دیوان نرنجن داس سو سال کی عمر پا کر ہیضہ کی بیماری میں مبتلا ہو کر فوت ہو گئے۔ دیوان صاحب شاہی خزانہ کے نہایت ہی وفادار تھے۔ اور امیر عبدالرحمٰن خاں کے عہد سے دولت افغانستان کے جلیل القدر عہدوں پر ممتاز چلے آتے تھے۔ دیوان صاحب کے کوئی اولاد نرینہ نہیں ہے ❊

——— گول میز کانفرنس میں جس قدر ڈیلی گیٹ ہندوستان سے لنڈن جائیں گے۔ ان کے آرام اور آسائش و راحت انتظامات کی طرف خاص توجہ کی جا رہی ہے۔ اس کانفرنس کے ہر ایک ڈیلی گیٹ کو ایک سو پونڈ ماہانہ علاوہ ۲۵ شلنگ روزانہ اخراجات خورد و نوش کے لئے دیئے جائیں گے ❊

——— سر جان سائمن نے ۱۹ اگست کو ٹارنٹو (کناڈا) میں ایک تقریر کے دوران میں جو ٹیلی فون کے ذریعہ سے تمام ملک میں سنائی گئی۔ بیان کیا کہ اگر ہندوستان کا مسئلہ دانشمندانہ طریق پر حل نہ کیا گیا۔ تو تمام دنیا پر اس کا تباہ کن اثر ہوگا ❊

——— سورت کے اخبار ہفتہ وار گجراتی کے ایڈیٹر ردی شنکر بھوانی کو سورت کے صاحب سیشن جج نے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو صدمہ پہنچانے کے جرم میں چھ ماہ قید بامشقت کی سزا دی۔ ملزم نے اپنے اخبار میں ۲۸ دسمبر ۱۹۲۸ء کو ایک اشتعال انگیز مضمون۔ آریہ تہذیب کے مسلمان دشمن۔ کے نام سے شائع کیا تھا۔ جس میں قرآن شریف کے متعلق سخت توہین آمیز الفاظ استعمال کئے تھے۔ اس نے ہائی کورٹ میں حکم سزا کے برخلاف اپیل کیا۔ ہائی کورٹ نے جرم اور حکم سزا دونوں بحال رکھ کر اپنی عدالت گستری کا ثبوت دیا۔

——— مقدمہ سازش لاہور کے ایک وعدہ معاف گواہ برہم دت نے سپیشل ٹریبونل میں ۲۰ اگست کو بیان کیا۔ کہ اس سے پہلے میں جو بیان دے چکا ہوں۔ وہ میں نے زیر اثر رہکر دیا تھا۔ لہذا میں اس بیان کو واپس لیتا ہوں۔ اور اپنا بیان آزادانہ طور پر دینا چاہتا ہوں۔ اس سے عدالت

عدالت نے سٹاپ بھیجے۔ ٹریبونل کے صدر نے کہا کہ جس طرح نہایت دیانت سے سوالات کے جوابات دیئے ہیں۔ کچھ جوابات دیئے جائیں ❊

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جس کے یہ معنے ہیں۔ کہ ان پر صرف ایک فی صدی چندہ خاص کے لگائے گئے ہیں۔ کیونکہ دس فیصدی ان کا چندہ وصیت کا ہوگا۔ اور ساڑھے سات فیصدی جلسۂ سالانہ کا چندہ۔ صرف نصف فیصدی ہر ماہ میں چندۂ خاص رہ جائے گا۔ جو دو ماہ میں۔ کل ایک فی صدی بنتا ہے۔ جو احباب دسویں حصہ سے زیادہ کی وصیت کر چکے ہیں۔ انہیں صرف ساڑھے سات فیصدی ماہوار ستمبر اور اکتوبر میں جلسۂ سالانہ کا چندہ دینا چاہیئے چندۂ خاص انہیں دینے کی ضرورت نہ ہوگی۔

پہلی سہ ماہی کا بجٹ پورا کرنیوالی جماعتیں

میں نے شوریٰ کے موقعہ پر یہ اعلان بھی کیا تھا۔ کہ جو جماعتیں پہلی سہ ماہی میں چندہ عام اور وصیت کو تشخیص کے مطابق ادا کر دینگی۔ ان کے لئے خاص رعایت کی جائے گی۔ اس اعلان کے مطابق میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ مندرجہ ذیل جماعتیں جنہوں نے سہ ماہی کا تشخیص کردہ بجٹ پورا کر دیا ہے۔ چندۂ خاص سے مستثنیٰ ہیں۔ انہیں صرف اپنے مقررہ چندہ کے علاوہ ستمبر اور اکتوبر میں پندرہ فی صدی جلسہ سالانہ کے اخراجات کے لئے ادا کرنا چاہیئے۔ چندہ خاص ان پر نہیں لگایا گیا۔ ان جماعتوں کے غیر موصی افراد کو پندرہ فی صدی ماہوار ستمبر اور اکتوبر میں ادا کرنا چاہیئے۔ اور موصی افراد کو اپنی وصیت کی رقم کے علاوہ ساڑھے سات فی صدی ماہوار۔ ان جماعتوں کے اسماء یہ ہیں (۱) بٹالہ (۲) عزیز پور ستراہ۔ (۳) غانانوالی میانوالی (۴) چونڈہ (۵) موسے حالا۔ (۶) محلانوالہ (۷) بھاٹی دروازہ لاہور (۸) پٹی (۹) پنڈی چری (۱۰) گوجک (۱۱) وزیر آباد (۱۲) جڑانوالہ (۱۳) سرگودہ شہر۔ (۱۴) گولیکی (۱۵) جہلم (۱۶) راولپنڈی (۱۷) کوہ مری (۱۸) پشاور (۱۹) نوشہرہ (۲۰) بنوں (۲۱) رنیالہ (۲۲) فیروز پور (۲۳) پنام (۲۴) لنگری (۲۵) بنوڑ (۲۶) نابھہ (۲۷) برنالہ (۲۸) دہلی (۲۹) میرٹھ (۳۰) منصوری (۳۱) فیض آباد (۳۲) سکندر آباد (۳۳) بمبو برہما (۳۴) عبادان (۳۵) ہے پورہ پینتیس جماعتیں ہیں کہ جنہوں نے پہلی سہ ماہی کا سب بجٹ پورا کر دیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ ان جماعتوں کو چندہ خاص کی موجودہ تحریک سے مستثنیٰ کیا جاتا ہے۔

ان جماعتوں کے ناموں سے معلوم ہوگا۔ کہ سال گذشتہ کی کمیشن کے دو ممبروں کے شہروں کے نام یعنے دہلی اور فیروز پور اس فہرست میں شامل ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کمیشن کے ممبروں نے اپنی ذمہ داری کو سمجھ کر دوسروں کے لئے نمونہ بننے کی کوشش کی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

چندۂ خاص میں کمی کرنے کی وجہ

میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ چندۂ خاص میں جو میں نے اس قدر کمی کی ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ یہ کمی سارے سال کے لئے ہے۔ اگر بقیہ جماعتوں نے اپنے اپنے بجٹ باقاعدہ بنانے اور باقاعدہ پورا کرنے کی کوشش نہ کی۔ تو میں بقیۂ چندۂ خاص کا اعلان فروری میں کرنے پر مجبور ہوں گا۔ اور یہ چندۂ خاص ان جماعتوں سے وصول کیا جائے گا۔ جو اپنے نو ماہی بجٹ کو پورا کرنے میں کوتاہی کرینگی۔ لیکن وہ جماعتیں جو نو ماہی چندہ اور موجودہ تحریک کے چندہ کو ادا کر چکی ہونگی۔ ان سے کوئی زائد چندۂ خاص طلب نہ کیا جائے گا۔ پس میں امید کرتا ہوں۔ کہ موجودہ تحریک کو پورا کرتے ہوئے اس امر کا بھی جماعتیں خیال رکھیں گی۔ کہ پہلی سہ ماہی کی کمی بھی پوری ہو جائے اور آئندہ ماہوار چندوں میں بھی باقاعدگی پیدا ہو جائے۔ یہ بات مجھے دہرانے کی ضرورت نہیں۔ کہ ستمبر اور اکتوبر کے اٹھارہ فیصدی چندہ میں ماہوار چندہ اور جلسۂ سالانہ کا چندہ شامل ہے۔ ان دو ماہ کا چندہ الگ وصول نہیں کیا جائے گا۔ اور نہ اس کے بعد جلسہ سالانہ کا۔ چندہ طلب کیا جائے گا۔

خاص کارکن مقرر کئے جائیں

میں نے پچھلے سالوں میں تجربہ کیا ہے۔ کہ باوجود سخت تاکید کے ہر اک چندہ کا کچھ حصہ بقایا رہ جاتا ہے۔ اور چھ چھ سات سات ماہ میں تھوڑا تھوڑا کر کے ادا ہوتا ہے۔ اس سے دفتر کا کام الگ بڑھ جاتا ہے۔ اور کام کا حرج الگ ہوتا ہے۔ پس میں امید کرتا ہوں۔ کہ علاوہ معمولی کارکنوں کے سب جماعتیں خاص کارکن اس غرض سے مقرر کریں گی۔ کہ یہ چندہ پورا کا پورا ستمبر اور اکتوبر میں وصول ہو جائے اور کوئی بقایا نہ رہے۔ اس سے یہ بھی فائدہ ہوگا۔ کہ جلسۂ سالانہ کے موقعہ پر احباب پر دہرا بوجھ نہ ہوگا یعنے چندہ کا اور اخراجات سفر کا۔ اس سے پہلے کئی احباب جلسۂ سالانہ میں شامل ہونے سے اس لئے محروم رہ جاتے تھے۔ کہ قریب کے زمانہ میں وہ جلسۂ سالانہ کا چندہ ادا کرنے کی وجہ سے کرایہ مہیا نہیں کر سکتے تھے۔

بیت المال کو ہدایت

میں نے بیت المال کو ہدایت کر دی ہے۔ کہ بجٹ کو دیکھ کر وہ ہر جماعت کے ذمہ اس کی رقم نکال کر اسے اطلاع کر دیں۔ تاکہ فوراً ہر جماعت کام میں مشغول ہو سکے۔ اگر کسی جماعت کو خیال ہو۔ کہ اس کے ذمہ جو رقم لگائی گئی ہے۔ وہ غلط ہے۔ تو وہ فوراً بیت المال سے خط و کتابت کر کے اس کی تصحیح کرا لے۔

کارکنوں سے امید

میں تمام جماعتوں کے کارکنوں سے امید کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے اخلاص کا بہترین نمونہ دکھائیں گے۔ اور اپنے کاموں کا حرج کر کے بھی بہر حال اس تحریک کو پورا کرنے اور بقایوں کو ادا کرنے کی کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو۔ اور ان کی جماعتوں کو ان سے تعاون کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ زمیندار جماعتوں کے متعلق بیت المال حساب کر کے اعلان کر دیگا۔ کہ انہیں یہ چندہ کس صورت میں ادا کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب لوگوں کے ساتھ ہو۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

خاکسار
مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی
(الفضل)

نایاب تحفہ
مصحف عثمانی کا ایک صفحہ

یہ حضرت عثمان غنی خلیفۂ ثالث رضی اللہ عنہ کے جمع کردہ قرآن شریف کے ایک صفحہ کا فوٹو سلطان عبدالحمید مرحوم کے زمانہ میں ایک سیاح نے جا کر لیا تھا۔ قیمت فی فوٹو ایک روپیہ دس آنہ معہ محصول ڈاک

بقیہ صفحہ نمبر ۸ کالم نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں کے لیڈر

کانگرس کے تنخواہ دار نمک خوار

(۲)

لاہور میں ایک پراچہ صاحب نے ان دنوں ایک اشتہار شائع کیا ہے۔ جس میں حلفیہ بیان سے لکھا ہے کہ ابوالکلام اور ظفر علی خاں کانگریس سے ماہوار تنخواہ لیتے ہیں۔ اگر نہیں لیتے۔ تو جن کے نام اشتہار میں لکھے ہیں۔ وہ اپنا حلفی بیان شائع کر دیں۔ دیکھئے یہ مولانایان کیا جواب دیتے ہیں۔ لیکن مشکل ذرا اتنی ہے۔ کہ ان میں سے آزاد اور نقاش دونوں آج کل جیل کی روٹیاں توڑ رہے ہیں۔ اس لئے جواب نہ دینے کا شاید ان کو یہ موقع غنیمت ہو۔ اور بات آئی گئی ہو جائے۔ بہرحال ہم ناظرین فاروق کے لئے وہ اشتہار بجنسہ ذیل میں نقل کر دیتے ہیں۔ اشتہار کا بڑا مبالغہ عنوان یہ ہے:۔

"ابوالکلام آزاد کانگرس سے دو ہزار روپے ماہوار لیتے ہیں۔ ظفر علی صاحب مالک اخبار زمیندار ۵۰۰ روپے پر بکے ہوئے ہیں"

یہ حقیقت عیاں ہے۔ محتاج بیان نہیں۔ کہ مسلمانان ہند من حیث القوم کانگرس کی موجودہ سول نافرمانی کی تحریک سے بالکل جدا ہیں۔ اس لئے کہ انگریز اگر صاحب اختیار ہو کر مسلمانوں کو ان کے حقوق کما حقہ نہیں دیتا کہ انگریز کی گرہ سے کچھ جاتا ہے۔ تو کانگرس کا یہ حال ہے۔ کہ اگرچہ اس کے پلہ سے کچھ نہیں جاتا۔ تاہم وہ مسلمانوں کے ان حقوق کے تحفظ کا وعدہ بھی نہیں کرتی جن کے بغیر مسلمانوں کے دین۔ ان کے مذہب۔ ان کی شریعت ان کی تہذیب۔ ان کی قومیت کا زندہ رہنا ہرگز ممکن نہیں۔ بلکہ اگر میں یہ کہوں کہ انگریز کانگریس کی نسبت مسلمانوں کے حقوق کے معاملہ میں زیادہ فراخ دلی کا اظہار کر رہے ہیں۔ تو بیجا نہ ہوگا۔ اس لئے کہ انگریزوں نے فیڈرل سسٹم جداگانہ نیابت اور سرحد میں جزوی نفاذ اصلاحات کو کم از کم مان لیا ہے۔ اور کانگریس تو فیڈرل سسٹم نیابت جداگانہ اور سرحد میں اصلاحات کی سخت مخالف ہے۔

ان حالات میں میرے لئے یہ بات بہت کچھ اضطراب افزا تھی۔ کہ مسلمانوں کے بعض معزز مقتدر آدمی اجماع ملت کے خلاف کانگریس کا ساتھ دے رہے ہیں۔ لوگ کہتے تھے۔ یہ سب زر کے کرشمے ہیں۔ لیکن مجھے یقین نہ آتا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ پچھلے دنوں دہلی کے ایک معزز ہندو لیڈر نے جو کانگرس کیوجہ سے بارہا قید ہو چکے ہیں۔ اور اب بھی سرگرم ہیں۔ یعنی لالہ شنکر لال صاحب نے ایک معزز مسلمان سے گفتگو کرتے ہوئے تسلیم کر لیا۔ کہ ابوالکلام آزاد ظفر علی مالک زمیندار لاہور اور علی بہادر مدیر الہلال بمبئی وغیرہ کانگرس سے روپیہ لیتے ہیں۔ اس اعتراف نے میری آنکھوں کے سامنے سے ایک پردہ سا ہٹا دیا۔ اور میں اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ کہ اس حقیقت تلخ سے عامۃ المسلمین کو بھی آگاہ کر دوں۔ میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر اور اپنے خالق و مالک کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ میں جو کچھ عرض کر رہا ہوں یہ سراسر درست ہے مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ ان لوگوں کو کانگرس خود روپیہ نہیں دیتی۔ بلکہ دلواتی ہے ابوالکلام آزاد دو ہزار روپے ماہانہ وصول کرتے ہیں ظفر علی صاحب ۵۰۰ روپے ماہوار لیتے ہیں۔ اور علی بہادر صرف پچاس روپے فی ماہ پر بکے ہوئے ہیں لاہور کے ایک معزز مسلمان کا بیان ہے۔ جو کانگرس کیساتھ تین مہینہ کام کر چکا ہے۔ کہ یہاں ایک بھی رضا کار یا کارکن مسلمان ایسا نہیں ہے۔ جو کانگرس سے روپیہ نہ لیتا ہو۔ مفتی کفایت اللہ صاحب واقعات پشاور کی تحقیقات کے لئے راولپنڈی گئے تو انہیں اس تصدیق فرمائی کے لئے ایک ہزار چہرہ شاہی ملے۔ جو لوگ میرے اس بیان کو غلط سمجھیں۔ وہ براہ کرم ابوالکلام آزاد یا ظفر علی یا علی بہادر یا کفایت اللہ سے اس کی تردید میں حلفی بیان شائع کرا دیں۔ اور مجھے اصلی بیان دکھا دیں۔ لیکن بیان کے الفاظ یہ ہوں "میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر اور قسم کھا کر کہتا ہوں کہ کانگرس کا کام کرنے کی وجہ سے میں نے کبھی کسی فرد یا جماعت سے کوئی رقم نہیں لی"

مسلمانو! یہ ہیں تمہارے وہ لیڈر جو شجاعت حب وطن اور آزادی کا نام لے کر تمہیں فریب دیتے ہیں فاعتبروا یا اولی الابصار۔

المعلن (شیخ) محمد شریف صاحب پراچہ وسکریٹری نیگ مین حنفیہ الیکٹرک الیشن لاہور۔ (پیسہ)

سول نافرمانی ملک کے لئے لعنت ہے

آج کل مہاتما گاندھی وغیرہ سرکردہ لیڈران کانگریس اور حکومت کے درمیان جس قدر گفت و شنید ہو چکی ہے۔ یا ہو رہی ہے۔ بمبئی کی کانگریس ورکنسل نے بالاتفاق اس کی نسبت یہ قرارداد پاس کی۔ کہ ملک آج کل آزادی کی تحریک میں مصروف ہے۔ اس لئے موجودہ گفتگو صلح اس تحریک کے لئے نہایت ہی نقصان رساں ہے۔ اہل ہند کامل آزادی چاہتے ہیں۔ جیسا کہ کانگریس نے لاہور کے اجلاس میں اپنا ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ ہندوستان کی آبادی کی اکثریت کامل آزادی سے کم کسی اختیار کو منظور نہ کریگی" ہماری رائے میں اس کمبخت سول نافرمانی کی تحریک نے تمام ملک کی تجارت صنعت و حرفت برباد کر دی۔ زمیندار پریشان ہو گئے تمام تاجر لوگوں کا روزگار بند ہو گیا۔ ایسے دماغوں کے لوگ یہی چاہتے ہیں۔ کہ ملک ابھی اور زیادہ مصیبت میں گرفتار ہو جائے۔ اور تمام اہل ملک فاقہ کشی کر کے مر جائیں۔ کوئی کچھ نہ کماوے۔ سب ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ جائیں۔ جب اس کمبخت سول نافرمانی کی تحریک سے ذرائع آمدنی مسدود ہو گئے۔ اور لوگ فاقہ کشی کرنے لگے۔ تو وہ اس تحریک کو کب پسند کریں گے۔ اگر ملک میں تجارت کی کساد بازاری کا یہی حال رہا۔ اور کانگریسیوں نے برابر پکٹنگ کر کے اہل ملک کو روزی کمانے سے محروم رکھا۔ تو عنقریب اہل ملک خود ہی اس تحریک پر لعنت بھیجیں گے۔ اور اس کا قطعی ساتھ چھوڑ دیں گے۔ اور اس سے ایسی نفرت کرنے لگیں گے۔ کہ جیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئی زہر سے کرتا ہے۔ کیونکہ اس کی رائے پر عمل کر کے ملک پر اقتصادی اور تجارتی مصیبت پڑ گئی۔ اس لئے یہ تحریک جاری رکھنا اہل ملک کے لئے نہایت ہی مضرت رساں ہے۔ نہ کہ گفتگو صلح ؛

مسٹر پٹیل کی طفلانہ حرکت

مسٹر وی جے پٹیل سابق صدر اسمبلی کو بڑا تجربہ کار سیاست دان سمجھا جاتا ہے۔ مگر ہم حیران ہیں۔ کہ جو بات ان کے تجربہ کار منہ سے نکلتی ہے۔ وہ بالکل تجربہ سے کوسوں دور ہوتی ہے۔ اور بچوں کی باتوں سے زیادہ وزنی نہیں ہوتی۔ حال میں انہوں نے بحیثیت کانگریسی ہونے کے بمبئی کے ایک جلسہ میں کہا۔ کہ ہم گول میز کانفرنس میں جانے کے لئے تیار ہیں۔ بشرطیکہ گورنمنٹ ہم کو اس بات کی قطعی ضمانت دیدے۔ کہ وہ ہندوستان کو پورا پورا اختیار حکومت دیدیگی۔ ان سے کوئی یہ تو پوچھے کہ دنیا میں کسی گورنمنٹ نے آج تک ڈر کر ایسا کام کیا ہے کہ حکومت سے آپ دست بردار ہو کر عدم تعاون کرنیوالے اور رسول نافرمانی کرنے والے لوگوں سے وہ یہ کہیگی کہ از راہ مہربانی آپ ضرور لنڈن کی گول میز کانفرنس میں تشریف لے چلیں۔ آپ کی بڑی نوازش ہوگی۔ حکومت کا چارج اسی روز آپ کو دیدیا جائے گا۔ یہ کیسی نادانی اور بچوں جیسی باتیں ہیں۔ گورنمنٹ ان لوگوں کی ہرگز کوئی خوشامد نہ کریگی۔ ایک دفعہ کے نہ جانے چاہے ہزار بار نہ جائیں بلکہ ان لوگوں کے تو نہ جانے سے گورنمنٹ یہ کہے گی خس کم جہاں پاک دنیا کی کوئی گورنمنٹ جب تک سخت مجبور نہ ہو جائے۔ اس وقت تک کسی ملک کی حکومت نہیں چھوڑتی ہے۔ گورنمنٹ پر کیا مصیبت اور کیا مجبوری ہے جو وہ اس آسانی سے ملک کو چھوڑ دیگی۔ یہ خیال بالکل نادانی ہے۔ گورنمنٹ ایسی کوئی ضمانت نہیں دے سکتی۔ اور دے بھی تو وہ ضمانت بے کار۔ گورنمنٹ کا گول میز کانفرنس میں کوئی دخل نہیں ہے۔ وہاں تو ہندوستانیوں اور برطانوی پارلیمنٹ اور برطانوی گورنمنٹ کے نمائندوں کے درمیان بحث و مباحثہ ہے۔ اگر ہندوستان کے نمائندے اپنے زور طاقت اور قوت لسانی اور دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ سے پارلیمنٹ اور حکومت برطانیہ کے نمائندوں کو اپنے حقوق کی طرف مائل ہونے کے لئے مسحور کر لیں گے۔ تب تو بہت بڑی حد تک ان کی تمنا بر آئیگی۔ ورنہ شیخ چلی کے سے خیالات قابل مضحکہ ہیں۔ جہلاء اور عوام کے دل خوش کر دینے کے سوا ایسی رائے کا کچھ مفید نتیجہ نہیں نکل سکتا ؛

احمدی مشن

میں احمدی کس طرح ہوا

مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی خوشخبری کوہاٹ میں ملی۔ جب میں نے حضرت صاحب کی چند کتابوں کا مطالعہ کیا۔ تو دل میں بڑی خواہش ہوئی۔ کہ تحقیق کروں۔ میں جناب خانصاحب شیخ نعمت اللہ برج انسپکٹر و جناب مولوی عطاء اللہ صاحب کمپونڈر ریلوے ہسپتال کوہاٹ کے زیر تبلیغ تھا۔ ایک دن میں بڑا مغموم سا تھا۔ کہ بیعت کروں یا نہ۔ تو مولوی صاحب نے فرمایا۔ اگر آپ کے دل میں کوئی شکوک ہوں۔ تو سب سے بہتر طریق یہ ہے۔ کہ آپ استخارہ کریں۔ اور اللہ تعالےٰ کے حضور رحم کی درخواست کریں۔ کہ وہ اپنے فضل و کرم سے کوئی نشان عطا فرماوے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے کی توفیق بخشے۔ چنانچہ میں نے تہجد شروع کر دی۔ رو رو کر دعائیں کیں۔ کہ اے خدا اگر یہ وہی سچے مسیح موعودؑ ہیں جن کے بارے میں رسول کریم نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ تو مجھے شکوں میں نہ رکھنا اور پہچاننے کی توفیق عطا فرما۔ اور اگر یہ سچے نہیں ہیں۔ تو مجھے اور باقی مسلمانوں کو بھی بچا۔ اے خدا تو بہتر جانتا ہے۔ کہ مجھے اتنا علم نہیں کہ میں خود فیصلہ کر سکوں مجھ پر رحم فرما اور کوئی نشان عطا فرما ؛

رویاء صادقہ

چند دن تہجد پڑھنے کے بعد میں نے ایک رات خواب دیکھا۔ کہ ایک شخص کوہاٹ تحصیل کے باہر دروازہ پر کھڑا ہے۔ میں نے عرض کی۔ کیا آپ واقعی مسیح موعودؑ اور مہدی مسعود ہیں؟ فرمانے لگے ہاں؟ میں نے پھر عرض کی۔ تو کوئی نشان دکھا دیں؟ فرمایا! تم خود ہی کوئی نشان مانگو۔ میں نے اپنے دونوں ہاتھ دیوار پر رکھ کر عرض کی۔ کہ آپ بتائیں اس میں کیا چیز ہے؟ فرمانے لگے اس میں ایک سنگترہ ہے۔ جس کی آدھی پھاڑیاں گندی ہیں اور آدھی صاف چنانچہ جب میں نے اینٹ اکھاڑ کر دیکھا۔ تو واقعی ایک سنگترہ نکلا۔ جس کی آدھی پھاڑیاں گندی تھیں اور آدھی صاف۔ میں یہ نشان دیکھکر حضرت صاحب کے پاؤں پر گر پڑا۔ میرا بڑا بھائی سردار علی شاہ صاحب بھی جو پاس ہی کھڑے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے میرے پاؤں پر گرنے کے بعد حضرت صاحب کے پاؤں پر گر پڑے۔ اتنے میں میری آنکھ کھل گئی ؛

بیعت کے بعد مخالفت

اس کے بعد میں نے جناب شیخ فضل کریم صاحب سٹیشن ماسٹر لنڈی کوتل کے کہنے پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی بیعت کر لی۔ بعدہٗ میرے رشتہ داروں نے میری مخالفت کی۔ جب میں انہیں اپنی خواب سناتا۔ تو وہ کہدیتے۔ کہ ممکن ہے کہ شیطانی ہو۔ تو میں جواب دیتا۔ کہ رحمانی اور شیطانی خواب میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ رحمانی خواب کا سرور مدتوں تک رہتا ہے۔ (اب خط لکھتے لکھتے تک مجھے سرور آرہا ہے۔) اور اگر آپ لوگوں کے خیال میں یہ شیطانی خواب ہے۔ تو تھوڑی مدت صبر کریں۔ خواب کا ایک حصہ ابھی پورا ہوا ہے۔ یعنی میں نے خواب میں نشان دیکھکر بیعت کی ہے۔ دوسرا حصہ ابھی باقی ہے۔ یعنی میرے بڑے بھائی سردار علی شاہ صاحب کی بیعت کا نظارہ میں نے خواب میں دیکھا ہے۔ اگر خواب شیطانی ہوگی۔ تو یہ کبھی بیعت نہ کرینگے۔ مگر مجھے اس خواب پر پورا یقین ہے۔ اور میں آپ تمام کو علانیہ کہتا ہوں۔ کہ وہ ضرور بیعت کرینگے۔ جس وقت خواب کا یہ دوسرا حصہ بھی پورا ہو جائے۔ تو میری خواب کے سچا ہونے میں کوئی اعتراض

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہ ہوگا۔

خواب کی صداقت

اللہ تعالےٰ کا لاکھ شکر ہے کہ میرے خواب کا یہ دوسرا حصہ بھی پورا ہوگیا۔ اور میرے بڑے بھائی صاحب نے بھی شاہگئی میں بیعت کرلی۔ ثم الحمد للہ۔ نشان مانگنے والے دوستوں کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ کیا یہ نشان نہیں۔ اللہ تعالےٰ حسب ضرورت ضرور نشان دیتا ہے۔ مگر ان لوگوں کو جن کو واقعی سمجھ نہ آسکتی ہو۔ یا جن کی عقل فیصلہ نہ کرسکے۔ اگر وہ اللہ تعالےٰ کے حضور گڑگڑائیں اور رحم اور اس کے فضل کی درخواست کریں۔ تو ضرور ان کو نشان مل جاتا ہے۔ مگر جو دنیا کے تو بڑے مرحلے طے کرسکیں۔ مگر اسلام کی خاطر دماغ سے کام نہ لیں۔ اور یوں کہدیں۔ کہ اگر مرزا صاحب سچے ہیں۔ تو ہم کو بھی نشان ملے۔ اور خدا کو آزمائیں۔ تو وہ اکثر انعام کی بجائے عذاب لے بیٹھتے ہیں پہلے حق کے لئے کوشش کریں۔ عقل سے کام لیں۔ اور دعاؤں میں لگے رہیں۔ تو انشاء اللہ ضرور کامیاب ہوجائیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے کہ جو ہماری راہ میں سچے دل سے کوشش کرتا ہے۔ ہم ضرور اس کو اپنا رستہ بتادیتے ہیں"

خاکسار:۔ ارشاد علی شاہ بکنگ کلرک گنڈی خانخیل ضلع بنوں ؛

احمدی احباب سے درخواست

فاروق میں قبل ازیں کئی بار یہ تحریک کی گئی تھی۔ جس کے اصل محرک مکرمی ڈاکٹر ملک محمد رمضان صاحب ہیں۔ کہ ہر ایک احمدی دوست جس نے کسی نشان یا خواب کی بنا پر یا کسی اور اسی تحریک یا ذرائع سے احمدیت کو قبول کیا ہے۔ وہ اپنے مختصر حالات لکھکر بھیجیں۔ تاکہ یہ سلسلہ فاروق میں محفوظ ہوکر احمدی تاریخ کا ایک نمایاں مفید باب تیار ہوجائے۔ مگر دوستوں نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ اب سہ کر عرض کیا جاتا ہے۔ کہ ضرور ایسے احمدی جنہوں نے خاص طور پر اس نعمت کو حاصل کیا ہے اپنے حالات لکھکر بھیجیں ؛ (ایڈیٹر)

مشاہدات عراق

(۳)

(از)

بصرہ

آج کل بصرہ کا قدیم شہر ایک سیاح کیلئے اپنے اندر کوئی سامان دلچسپی نہیں رکھتا۔ کہنگی اور زمانہ کے خرد برد کے آثار جا بجا نظر آتے ہیں۔ عشار جو کہ بصرہ سے ورے دریا کی جانب واقع ہے۔ نئی آبادی کا مرکز بن رہا ہے۔ اکثر ہندوستانی بھی جو دوران جنگ میں یہاں چلے آئے تھے شہری کاروبار میں کافی حصہ لے رہے ہیں۔ نخل و خرما کی تجارت نے اس جگہ قدیم روایات کے ماتحت طور پر آرٹ کی حیثیت اختیار کرلی ہے۔ کئی قسم کی کھجوریں نہایت اعلیٰ طور پر پیک ہوکر بکثرت باہر بھیجی جاتی ہیں۔ دریافت کرنے پر ہر ایک قسم کے متعلق اتنا کچھ آپ کو بتایا جائیگا۔ کہ آپ حیران ہو جائیں گے۔ عربوں کی زندگی کا تو انحصار ہی کھجوروں پر ہے۔ کیا کچھ نہیں جو ان سے نہیں بنایا جاتا ؛

زراعت کی کمی

سوائے موصل کی ولایت۔ دریا کے کناروں اور شہروں کے نواح کے ملک کا ملک بغیر زراعت پڑا ہے۔ جہاں تک نظر کام کرتی ہے۔ گھاس کا ایک پتا دکھائی نہیں آتا۔ خانہ بدوش لوگ اگر کچھ عرصہ کے لئے کہیں ٹھہر جائیں تو کھیتی باڑی کرلیتے ہیں۔ ورنہ عام لوگوں کو اس طرف خیال تک بھی نہیں۔ بظاہر اس کی بہت سی وجوہ معلوم ہوتی ہیں۔ مثلاً موسم گرما میں قلت باران۔ نہروں کا نقدان (سوائے نہر حسین کے جو اکثر جگہ بہت گہری ہونے کی وجہ سے آبپاشی کے قابل نہیں۔ غالباً نہریں اسلئے نہیں نکالی گئیں۔ کہ دریا میں جہاز رانی کو نقصان نہ پہنچے۔ اور لوگوں کی تجارت کی طرف زیادہ رغبت ہو لیکن باوجود ان مشکلات کے ملک کے قدرتی ذرائع آمدنی کو ترک نہیں کیا جاسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ بدیشی اشیاء بہت گراں ہیں۔ جنگ کے بعد برٹش عمال حکومت نے اس فروگذاشت کی طرف فوری توجہ کی ہے۔ امید ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ میں زمین کا اکثر حصہ پیداوار کے قابل بن سکے گا ؛

ایک مخرب الاخلاق ہندوستانی

ایک دن میں نے صبح کے وقت جب میں سیر سے واپس آرہا تھا دیکھا۔ کہ ایک ہندوستانی ایک عرب کی لڑکی سے جو برلب سڑک دہی بیچ رہی تھی مذاق کررہا تھا۔ اس کے اس فعل سے جو ویسے بھی نہایت مذموم تھا۔ دوسرے ان جذبات کے ماتحت جو ایک مسلمان کو عرب کے لوگوں کے ساتھ ہوسکتے ہیں۔ میری آنکھوں میں خون اتر آیا۔ اور ممکن تھا۔ کہ میں اس سے دست و گریبان ہوجاتا۔ اگر مجھے میرا ساتھی اس حرکت سے باز نہ رکھتا۔ اس وقت میں دو طرح کے خیالات میں منہمک ہوگیا۔ ایک یہ کہ ہندوستان کے عام لوگ بیرونی ممالک میں جاکر اچھا اخلاق نہیں دکھاتے۔ اور اس طرح انہوں نے اپنے آپ کو دوسرے لوگوں کی نظروں میں بہت گرالیا ہے۔ اس کا ذکر کسی قدر تفصیل کے ساتھ میں آئندہ کروں گا۔ دوسرے یہ کہ وہ عرب جو کسی وقت اپنے بلند اخلاق اور اعلیٰ تہذیب کے ذریعے دنیا کا ہادی کہلایا۔ آج اس قدر انحطاط میں ہے۔ کہ باہر کے لوگ بھی اس کے اندر بد اخلاقی کا مظاہرہ کرنے کی جرأت کررہے ہیں۔

بخشیش

جب کسی قوم کے اخلاق گر جاتے ہیں۔ تو وہ طرح طرح کی برائیوں میں مبتلا ہوجاتی ہے قومی وقار جو اس کا امتیازی نشان ہوتا ہے نہایت پست ہوجاتا ہے۔ عرب اپنی ملی غیرت میں مشہور ہیں۔ لیکن آج یہ حالت ہے۔ کہ ادنےٰ درجے سے لیکر متوسط درجہ کے تمام لوگوں کی زبان پر "رفیق بخشیش" کے الفاظ ہر جگہ سنائی دیتے ہیں۔ میرے کان میں جب بھی یہ الفاظ پڑتے تو میں لرزہ بر اندام ہوجاتا۔ سب سے پہلے بخشیش کا لفظ میں نے ایک چھ سات سالہ لڑکے کے منہ سے سنا۔ جو اپنے باپ کے ساتھ گدھے لے جارہا تھا۔ اور جس نے مجھ سے ایک آنہ کا مطالبہ کیا۔ اس وقت مجھ پر اتنی رقت طاری ہوئی۔ کہ میں بیان نہیں کرسکتا۔ اس کا باپ بجائے اسکے کہ نادم ہوتا خوش ہورہا تھا۔ اب غور کرو۔ کہ وہ لڑکا جسے